جلد ۔ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۴ ذی الحجہ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۱۱

مقدمۃ الجیش

اپنے کیے کی سزا بھگتو

پریسیڈنٹ کروگر کو جب ہر طرف سے ناکامی ہوئی تو منّت و لابی کی اوڑھ گئے۔ روس سے یہ درخواست کی ہے کہ ہیگ کانفرنس کا اصول کے مطابق ہمارے معاملہ کا فیصلہ کرایا جائے کیونکہ یہ کنفرنس اسی غرض سے قایم ہوئی ہے کہ سلطنتوں کے باہمی جھگڑوں کا تصفیہ کرے۔ روس نے جواب دیا کہ چونکہ پہلے تمہاری ہی طرف سے ہوئی تھیں اور برٹش ممالک پر حملہ کیا ہے اسلئے ہم مداخلت کرنا نہیں چاہتے۔ تم اپنے کیے کی سزا آپ بھگتو۔ لیکن تب بہتے وقت یہ نہ سوجھی کہ بلاوجہ غیر سلطنت کی ملک پر حملہ کرنا سلطنتوں کے باہمی قانون کے مطابق جائز ہے یا نہیں۔ جب تمنے خود اس قانون کا کوئی خیال نہیں کیا تو وہ قانون تمہاری کسطرح مدد کر سکتا ہے۔

نہ ہم رہیں نہ تم

خدا خدا کرکے برٹش و روس کی جھگڑے کا فیصلہ ہو گیا۔ ہمیں خوف تھا کہ اگر یہ دونوں سلطنتیں خم ٹھونک کر میدان جنگ میں اوتر پڑیں۔ تو پھر تمام دنیا میدان قیامت نظر آئیگی۔ مگر روسی وزیر خارجہ کونٹ لیمنسڈارف نے سارے جھگڑے کا فیصلہ کر دیا۔ انھوں نے یہ صلاح دی کہ یہ وقت لڑنے جھگڑنے کا نہیں ہے۔ چین میں ہم اس غرض سے آئے ہیں کہ چین سے اپنے پورے حقوق نکالیں اور اگر آپس میں لڑ مرینگے تو تمام امیدیں خاک میں ملجائینگی اسلئے اسوقت یہی مناسب ہے کہ دونوں فوجیں مقام زیر بحث کو خالی کر دیں۔ پھر دیکھ لیا جائیگا کہ یہ مقام کسکی ملک ہے واقعی فیصلہ تو بہت اچھا کیا۔ اگر کوئی ہٹ دھرم سلطنت ہوتی تو ع اگر زنجیر باشد بگسلاند کا مضمون ہو جاتا۔ ہمیں اس فیصلہ کو روس کی بزدلی پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔

خس کم جہان پاک

لارڈ کچنر کو خدا سلامت رکھے۔ وہ روز گرم گرم خبریں سناتے ہیں کہ دل خوش ہو جاتا ہے۔ ۱۸ مارچ کو لارڈ موصوف نے یہ پڑھا ہے جس شخص کے قتل ہونیکا تار بھیجا ہے۔ ایسی ہی دو تین اسامیان اور ماری جائینگی تو بہت جلد لڑائی کا خاتمہ ہو جائیگا۔ جس تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل بوتھا کا بھائی پی بوتھا مقام ڈوردن برگ پر مارا گیا۔ چلو اچھا ہوا خس کم جہان پاک۔ ہاں اوسکے دو ہمراہی بھی اوسکے ساتھ تہوپ کا شکار ہو گئے کمبخت سخت جان تھے بچ گئے ورنہ ہمارے انگریز بہادر ونکے گولیوں کا نشانہ کر لیتا مگر وہ نہیں کر سکے دل میں جگہ کرے یا سینہ کے پار ہو کر فوراً اونکا خاتمہ کر دے۔ جنرل بوتھا اور ڈیویٹ ابتک آزادی سے اچھل کود رہے ہیں۔ انکا سینہ انگریزی گولی کا نشانہ نہیں ہوا ہے۔

اور کیا چاہیے

سچ ہے کمینون سے جسقدر نیک سلوک اور نرمی کیجائے اسیقدر وہ سر چڑھتے ہین۔ کمبخت ڈچ یعنی حبشیت ہی کیا تھی جو وہ ہماری بہادر گورنمنٹ کے منہ آتے مگر اسطرف سے جون جون سستی ڈھیل چھوڑی گئی وہ سمجھے کہ ہمسے بہادر دنیا کے صفحہ پر کوئی بھی نہین۔ اب اس سے بڑھکر شامت کے آثار کیا ہو سکتے ہین کہ خود ہماری گورنمنٹ نے بہت ہی آسان شرائط پر اطاعت قبول کرنے کو کہا مگر وہ نہین مانتے۔ اب ڈچون کے پاس رہ ہی کیا گیا ہے کہ انگریزون کو کسی نقصان کا اندیشہ ہو سکتا تھا۔ نہ اون کے پاس گولہ بارود ہے نہ کافی سپاہی جو ہمارے بہادر سپاہیون کا مقابلہ کر سکین۔ اسپر بھی لارڈ کچنر نے ایسے آسان شرائط صلح پر انہین راضی کرنا چاہا کہ اگر ذرہ بھی عقلمندی ڈچون کو چھو گئی ہوتی۔ تو وہ ہرگز انہین نامنظور نہ کرتے۔ بھلا دیکھئے تو یہ شرطین نامنظور کرنے کی ہین کہ ہم کیپ کالونی کے باغیون کے سوائے تمام ڈچون کو آزادی دیدینگے سینٹ ہیلینا اور سیلون کے ڈچ قیدی واپس دینگے۔ گورنمنٹ کے ماتحت خود آبادی قایم ہوگی انگریزی اور ڈچ زبانون کو مساوی استحقاق دیا جائیگا۔ کسانون کو قرض سود نہ دینگے۔ ڈچون کیطرف سے جس نقصان کا دعویٰ ہوگا۔ وہ ادا کیا جائے گا۔ بعضون کو لائسنس بندوق رکھنے کی اجازت ہوگی اور کافرون کو محدود آزادی دیجائیگی۔

اب فرمائیے کہ اس سے زیادہ نرم شرائط اور کیا ہو سکتی ہین۔ فتح پاکر بھی دشمن ہی کو مطلب کے شرائط پیش کرنا ہماری ہی عالی حوصلہ گورنمنٹ کا کام تھا۔ بڑی بدقسمتی ہے کہ اب بھی نامنظور کر دینگے بلکہ خود انگلستان کی سلطنت دیدیجائے تب وہ خوش ہون

اچھا ادھار کھائی بیٹھی ہین

پارلیمنٹ کے ممبرون کو جب سوجھتی ہے ایسی ہی سوجھتی ہے کہ ولایتی خزانہ خالی ہونے ہی نہ پائے نو آبادیون کو سلامت رکھے جنہون نے ہماری گورنمنٹ کے تمام کام بخوبی نکل سکتے ہین۔ اس لڑائی ہی مین دیکھئے کہ نو آبادیون نے برٹش گورنمنٹ کو کیسی کیسی مدد دی جان سے مال سے کسی چیز سے دریغ نہین کیا۔ اور اسمین شک نہین کہ ہماری قدردان گورنمنٹ نے بھی انکی مدد کی۔ پوری پوری قدر کی اور انکی وفاداری پر بہت خوشی ظاہر کی مگر یہ سب خوشی کا سودا تھا۔ نو آبادیون کا یہ فرض تھا کہ مشکل کے وقت اپنی گورنمنٹ عالیہ کی مدد کرتے لیکن انپر کوئی جبر نہین کیا گیا۔ اور نہ ایسے درخواست کی گئی کہ ہمین ضرور دو مگر ہم جانتے ہین کہ اب اگر کسی مدد کیلئے مجبور کیا جائیگا۔ تو شاید اس فرزندی اور ہمدردی سے وہ ہرگز پیش نہ آئینگے جیسا اپنی خوشی سے انہون نے مستعدی سے کام لیا تھا اور پارلیمنٹ کے ممبرون کو بھی ضرور اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا کہ ایسے وفادار لوگ پر زیادہ بار ڈالنا مناسب نہین ہے مگر انہین اس سے واسطہ ہی کیا ہے۔ وہ تو غیرون کے مال پر ادھار کھائی بیٹھے ہین۔ انہین کسیکے درد دکھ سے واسطہ ہی کیا۔ انکو صرف اسی بات کا خیال رہتا ہو کہ انگریزی خزانہ کسیطرح خالی نہ ہونے پائے چنانچہ چند ممبران پارلیمنٹ نے یہ رائے دی ہے کہ بحری فوج کے مصارف مین نو آبادیون کو بھی حصہ لینا چاہئے۔ یہ تو یقینی امر ہے کہ پہلی ہی بیٹھک مین اسکا تصفیہ ہو گیا نہین بدمزگی کم ضرور ہوگا مگر ایسی مفید مطلب تجویز کا نامنظور ہونا تو بالکل خلاف قیاس ہے۔

پھر فتح مین دیر کیون

ہم نہین کہہ سکتے کہ جنگ ٹرانسوال کیون شیطان کی آنت کی طرح کھنچتی جاتی ہے اسکی کیا وجہ ہے۔ ہمارے سپاہی بہادر ہمارا خزانہ وسیع۔ ہمارے آلات حرب اعلیٰ درجے کے ہمارے افسر مدبر پھر آخر ایسی کون سی بات ہے کہ ایک مٹھی بھر ڈچ رام نہین ہوتے۔ ہمین بڑی فکر ہے کہ فتح مین تاخیر ہونیکا الزام کسکو سر تھوپین۔ ڈچون کے آلات حرب کو بھلا ہمارے سامان جنگ سے کیا نسبت اور پھر ہماری توپین تو ایسی اچھی ہین کہ دنیا بھر کی کسی سلطنت کی توپین اسکا مقابلہ نہین کر سکتین۔ چنانچہ سکرٹری خزانہ محکمہ بحری مسٹر آرنلڈ فورسٹر نے مصارف بحری کے اندازہ پر بحث کرتے وقت بیان کیا کہ ہماری نو ایجاد توپ دوسری طاقتون کی اعلیٰ سے اعلیٰ توپون کا مقابلہ کر سکتی ہے اب فرمائیے سخت تعجب کی بات ہے یا نہین کہ اس نو ایجاد توپ نے بھی میدان جنگ کوئی گل نہین کھلائے۔ ہم تو جانتے ہین کہ تاخیر فتح کی وجہ ہمارے عالی حوصلہ افسرون کی نرم دلی کے سوائے اور کچھ نہین۔ بھلا ایسے افسر بڑی توپون کا استعمال ہی کیا کرتے ہون گے انہین ڈچون کی قلیل تعداد دیکھکر رحم آجاتا ہے اور خیال کرتے ہین کہ ایک نہ ایک روز تابع ہو ہی جاوین گے۔ پھر خواہ مخواہ انہین تباہ کرکے بیرحمی کا سرٹیفکٹ لینے سے حاصل۔ مگر وہ نہین سمجھے کہ بزدل سے نیکی کرنا نیکون پر ظلم کرنا ہے اگر انہین پہلے ہی سر نہ اٹھانے دیتے تو یہانتک کاہیکو نوبت پہنچتی اور اسقدر بندگان خدا کا خون ضائع کیون جاتا۔ اب بھی کیا گیا ہے بڑی توپون کا استعمال کرکے جلد دو تکا ہر کس نکال دیا جائے تو اچھا ہے۔

ابھی سے حصے ہو گئے

سلطنت متحدہ نے چین سے مصارف جنگ کا معاوضہ لیکر اوسکو خیالی حصے بھی کر ڈالے مگر تعجب ہے کہ اسقدر قلیل قرضے یورپین طاقتوں کا پیٹ کیسے بھریگا۔ سچ ہے انکی ہوس بقدر وسعت امریکا یا تہا ہے کہ چین سے مصارف جنگ کا معاوضہ [illegible] ڈالر لیا جائے اور دس کروڑ حصے کیے گئے ہیں۔ اب بھلا اس رقم سے کسی گورنمنٹ کے آنسو بھی پونچھ سکتے ہیں۔ امریکا کو چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں پہلے ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ سے رائے لیتی۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر پہلے یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ چین میں اتنی بھی طاقت ہے یا نہیں کہ یہی رقم ادا کر سکے۔ امریکا نے ضرور [illegible] سیاست کا خیال کر لیا ہوگا۔ امید یہی وجہ ہے کہ اگر ہم زر سند بحسن نیت پر عمل کرکے اونکے کہا کہ اتنی بھی رقم مل جائے تو ہماری بات رہ جائیگی۔ بیچارے چین کی تو یہ سنکر جان نکل گئی ہوگی۔ کہ افسوس کہیں [illegible] کا فاقہ بھی ہوگا یا نہیں۔ واقعی زمانہ کا رنگ بدل جاتا ہے اور نقشہ پھر جاتی ہے تو دنیا بھر میں ذلیل ہو کر بھی چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ یہی چین ہے کہ کسی زمانہ میں روئے زمین کی سلطنتیں اسکے نام سے کانپتی تھیں۔ فغفور چین کے نام کا ڈنکا ہر طرف بجتا تھا۔ اب وہی چین ہے کہ جاپان جیسی چھوٹی سلطنت نے بھی اسے زیر کر دیا اور یورپ کی تمام [illegible] اوسکو مردہ سمجھکر نوچے لیتی ہیں لیکن یہ سب کیا دھرا افیون [illegible] کا ہے۔ اسی نے اس سلطنت کو تباہ کر دیا اور اسی نے برٹش گورنمنٹ کو اس سلطنت پر ٹوٹ ڈالنے کا موقعہ دیا۔

امور مصلحت خویش خسروان دانند

آجکل نواکھالی کے سیشنس جج مسٹر پنیل کے معاملہ نے تمام اخبارات اور پبلک کے خیال کو اپنی طرف لگا رکھا ہے۔ اکثر اخبارات کا یہ خیال ہے کہ مسٹر پنیل کی معطلی ناجائز ہے اسلیے کہ اونکے معاملہ فہمی اور انصاف پسندی کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے۔ پبلک کا بھی یہی خیال ہے اور گورنمنٹ کی اس کارروائی پر سخت نکتہ چینی ہو رہی ہے کہ ایسے منصف مزاج کو معطل کر دینا سراسر بے انصافی ہے۔ چنانچہ نواکھالی کی بار ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ منعقد کرکے اوسمیں مسٹر پنیل کی لیاقت اور [illegible] کی بڑی تعریف کی۔ اور بالاتفاق یہ قرار دیا کہ ان پر سخت ظلم اور زیادتی کی گئی۔ ہائی کورٹ کے ججوں کی بھی یہی رائے ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ تمام ججوں اور بیرسٹروں کی زبان پر جناب پنیل صاحب کی بے جرمی کا ذکر ہے اور لوکل گورنمنٹ نے اب تک اسپر کوئی خیال نہیں دیا ہے۔ ہم اس معاملہ کے متعلق اب تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ اگرچہ یہ ممکن ہے کہ جیسا تمام اخبارات اور پبلک کا خیال ہے ویسا ہی ہو۔ اور اس معاملہ میں مسٹر پنیل پر زیادتی کی گئی ہو۔ مگر گورنمنٹ پر بھی کوئی الزام نہیں لگا سکتے کیونکہ

امور مصلحت خویش خسروان دانند

شاید کسی ملکی مصلحت نے گورنمنٹ کو اس کارروائی پر مجبور کیا ہوگا۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ اگر اوسمیں مسٹر پنیل بے خطا ہیں تو ضرور گورنمنٹ اونہیں بحال کر دیگی مسٹر پنیل بجائے پشیمانی کے اپنی ادائگی فرائض پر فخر کرتے ہیں اور اونہیں معطلی کا کوئی غم نہیں۔

نظام گورنمنٹ کی بیدار مغزی

حیدرآباد دکن کے انتظامات میں آجکل بہت مستعدی سے کام لیا جا رہا ہے پہلے اس سلطنت کی بدانتظامی کی شکایت سنکر سخت افسوس ہوتا تھا کہ اسلامی ریاستوں کو اس زمانہ میں بھی خواب خرگوش سے بیدار ہونے کا خیال نہیں ہوتا خصوصاً حیدرآباد ہی کی ایک ایسی ریاست ہے جو گذشتہ شاہی سلطنت کی یادگار باقی رہ گئی ہے۔ ورنہ دوسری ریاستیں تو نام ہی نام ہیں۔ موجودہ حضور نظام کی جوان طبیعت بہت جوش پر ہے اور انکی یہی آرزو ہے کہ یورپین سلطنتوں کا طریقہ اختیار کیا جائے۔ اگرچہ اب تک اس گورنمنٹ پر فضول خرچی کا بہت الزام لگایا جاتا ہے۔ مگر امید ہے کہ حضور نظام کی بیدار مغزی اس الزام کا داغ بھی اپنی سلطنت کے دامن سے مٹا دیگی۔ اور اسمیں شک نہیں کہ یہی ایک ایسا بیجا عیب ہے جو سلطنت میں رفتہ رفتہ گھن لگاتا جاتا ہے اس شکایت کے رفع ہونے پر ان شاء اللہ بہت جلد اس ریاست کو ترقی حاصل ہوگی کیونکہ ذرہ ذرہ سی باتوں پر اب نظام گورنمنٹ کا خیال لگا رہتا ہے حتی کہ نیم حکیموں کی بیجا دست درازیوں کا بھی بہت معقول انتظام کر دیا۔ یہ حکم ہوا ہے کہ جس حکیم کے پاس سرکاری سند نہ ہوگی اوسپر ۵۰۰ روپیہ جرمانہ کیا جائیگا اور دوا فروشی کیلیے بھی خاص اجازت لینی چاہیے ورنہ ۲۰۰ روپیہ تک جرمانہ ہوگا۔ واقعی یہ انتظام بہت ضروری تھا کیونکہ ان نیم حکیموں کا تو یہ حال تھا کہ چاہے مردہ جنت میں جائے یا دوزخ میں۔ اونہیں اپنے حلوے مانڈے سے کام۔

خدا کرے یہ ریاست ایسی ایسی رعایا کی بہبودی کی صورتیں نکال کر اپنی سلطنت کی ترقی کرے۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
عبدالرحمن خان ولد جان محمد خان صاحب	[illegible]	۴ر	مولوی حافظ محمد اشتیاق خان صاحب خریدار پچپادہ
اہلیہ میر محمد خان صاحب	״ ״	عہ	[illegible]
اہلیہ حاجی حکیم داؤد خان صاحب	״ ״	للعہ	״
عبدالرحمن خان صاحب ولد سعد اللہ خان صاحب	״ ״	عم	״
والدہ عبدالرحمن خان صاحب ولد سعد اللہ خان صاحب	״ ״	عم	״
اہلیہ حشمت اللہ خان صاحب	״ ״	للعہ	״
اہلیہ حافظ نعمت اللہ خان صاحب	״ ״	عہ	״
فقیر محمد خان صاحب	״ ״	عم	״
مقصود خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
حافظ نور خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
اہلیہ عبدالرحمن خان صاحب	״ ״	۸ر	״
عبدالرزاق خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
نثیر محمد خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
دوست محمد خان صاحب معروف شہزادہ	״ ״	عم	״ ״
امانت اللہ خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
سخی اللہ خان صاحب	״ ״	ھ	״ ״
حافظ سید محمد خان صاحب	״ ״	عم	״ ״
رحمت اللہ خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
حافظ تہور خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
سلیم اللہ خان صاحب	״ ״	عہ	״ ״
احسان الحق خان صاحب	״ ״	۸ر	״ ״

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
زوجہ شجاعت خان صاحب عرف شہزادہ	[illegible]	۲عم	مولوی حافظ محمد داؤد سلطان خان صاحب خریدار پچپادہ
عنایت خان صاحب	״ ״	۲عم	״
اسد اللہ خان صاحب	״ ״	۲عم	״
آفتاب احمد خان صاحب	״ ״	عہ	״
عبدالرحمن خان ولد نیاز خان صاحب عرف خوشباش	״ ״	للعہ	״
عبدالرحمن خان ولد امیر خان صاحب	״ ״	عہ	״
شادی خان صاحب	״ ״	للعہ	״
دوست محمد خان صاحب	״ ״	۴ر	״
والدہ عبدالستار خان صاحب	״ ״	۸ر	״
شیخ شادی صاحب	״ ״	عہ	״
یونس خان صاحب	״ ״	۴ر	״
قاضی حافظ اسمٰعیل بیگ صاحب	״ ״	۴ر	״
شاکر علی صاحب	״ ״	۸ر	״
انور صاحب حجام	״ ״	عہ	״
اللہ دیا صاحب	״ ״	۴ر	״
دریا صاحب	״ ״	۲ر	״
خدا بخش صاحب رنگریز	״ ״	عا	״
عبدالرحیم صاحب	״ ״	۴ر	״

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

نام	مقام	رقم	معرفت
اصغر خان صاحب	[illegible]	عہ	مولوی حافظ محمد داؤد سلطان خان صاحب خریدار پچپادہ
محمد ضیا خان صاحب		عہ	
حیدر خان صاحب	״	عہ	
وزیر محمد خان صاحب	״	عہ	״
عزیز خان صاحب	״	عہ	״
حافظ عبدالحکیم صاحب	״	عہ	״
سید منیر علی صاحب پٹواری	״	عہ	״
نصر اللہ خان صاحب	״	۸ر	״
عنایت خان صاحب	״	۸ر	״
محمد حسن خان صاحب	״	۱۲ر	״
ولیداد خان صاحب	״	۴ر	״
دوست محمد خان صاحب	״	۲ر	״
غلام حسین صاحب منہار	״	عہ	״
پیر محمد صاحب منہار	״	۴ر	״
نذیر صاحب	״	۴ر	״
عبدالرحیم صاحب	״	۴ر	״
عبداللہ صاحب	״	۴ر	״
محمد بخش صاحب	״	۲ر	״
ولیداد صاحب	״	۲ر	״
عید صاحب بہشتی	״	۱ر	״
عطا محمد صاحب	[illegible]	۳ ہے	

میزان	[illegible]
رقم سابقہ	۲۲۱۳۵ [illegible]
میزان کل	۲۲۳۳۳ [illegible]

کیا اچھا فیصلہ ہے

ڈچون نے تو واقعی انگریزی مدبری پر پانی پھیر دیا کمبخت جب ہر طرح سے عاجز آگئے تو اب لگے نچانے دینے - بیچارے انگریزی مدبران کے حواسون مین تو کاہیکو آنے لگے تھے صرف جوش ہمدردی اونہین اسبات پر مجبور کر رہا ہے کہ کسیطرح سے صلح کرلین - جنرل بوتھا نے صلح کرنے کا وعدہ کرلیا - اور انگلنڈ مین سب لوگون کو امید ہوگئی کہ اب کچھ دنون مین اس لڑائی کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے - بہت روز تک لارڈ کچنر اور جنرل بوتھا کے درمیان صلح کے متعلق گفتگو ہوتی رہی اور جو خبرین اسکے متعلق وصول ہوتی تھین انسے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ چاہے جنرل ڈی ویٹ اپنی شرارت سے باز نہ آئے مگر جنرل بوتھا کا دلی رجحان صلح کی طرف ہے - شرایط صلح پیش کیگئین اور جنرل بوتھا اسپر غور کرتے رہے - آخر فیصلہ سنایا تو یہ کہ صلح کی ایسی کڑی شرطین ہم ہرگز ہرگز اپنی گورنمنٹ کو سنانے کے روادار نہین ہین کیونکہ وہ اونہین تسلیم نکریگی - نہ ہم اوسپر زور ڈالینگے کہ انھین مان لو - بیچارے لارڈ کچنر اپنا سا منہہ لیکر رہگئے - بڑی بڑی شیخیان ہانکتے تھے کہ ہمنے ایسا ڈچون کو رام کیا کہ اب وہ صلح پر راضی معلوم ہوتے تھے - انگلنڈ والون نے خیال کیا کہ کیا تعجب ہے کہ اب وہ جنگ سے بیزار ہو کر سر اطاعت خم کرنے کو اسبات پر ترجیح دین کہ پوری طرح اونکا خاتمہ ہوجائے - مگر نتیجہ ہے جن کی ذات مین جبلی شرارت ہے اونہین کبھی سیدھا راستہ سوجھنے والا ہے - خیر ہم کیا جنھین کہ کیونکر نہین لڑتے ہماری گورنمنٹ کا کیا - یہان تو دولت اور فوج کی کوئی کمی نہین ہے -

کہین خبط تو نہین ہوگیا ہے

لیجیے روسیون نے ہماری برٹش گورنمنٹ کو بھی چین تصور کرلیا کہ لگے دم جھانسون سے کام نکالنے - بھلا اس خبط کا بھی کوئی علاج ہے کہ جس گورنمنٹ کی بہادری کا تمام دنیا لوہا مانے ہوئے ہو اوسیکو روس لڑائی سے ڈرانے لگے چنانچہ ٹینٹسن کے روسی کمانڈر کرنل اوگاک نے برٹش کمانڈر کرنل کیمبل کو لکھ بھیجا ہے کہ اگر لڑائی سے بچنا چاہتے ہو تو اپنی فوجکو واپس بلالو - سبحان اللہ یہ منہہ اور مسور کی دال - برٹش گورنمنٹ کو لڑائی کی دھمکی دینا تو ایسا ہے جیسا کوئی بچہ کہدے کہ اگر تم میرا حکم نمانوگے تو مین تمھین کھیلنے کو بھیج دونگا - انگریز بہادرون کی نظرون مین میدان جنگ شکارگاہ سے زیادہ وقعت نہین رکھتا ہے - اور پھر روس نے چین کو دھمکی دیکر کیا کرلیا جو انگریزون کو کچھ کر دکھائینگے - دیکھنا چاہیے کہ کس صورت کا فیصلہ ہوتا ہے - کیونکہ روس اس گھمنڈ مین ہے کہ آجکل ہماری برابر کسیکی فوجی طاقت نہین ہے - یہ مقام ہاتھ میز آیا ہے تو چھوڑ کیون دین جسکی طاقت ہو وہ ہمسے لے لے - اور انگریزون کا تو یہ قاعدہ ہی نہین ہے کہ جو چیز اونکے ہاتھ مین آگئی - پھر اوسے چھوڑ دین - اب تو یہی مضمون ہو کہ دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند - اس کا فیصلہ یا تو یہی ہوگا کہ دونون اس مقام کو چھوڑ دین نہین تو ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گوئے - تلوار اچھی طرح اسکا فیصلہ کریگی ہم جانتے ہین کہ برٹش جیسی مدبر گورنمنٹ ہرگز یہ گوارا نکریگی کہ خلق خدا کا خون مفت مین بہے حتی الامکان صلح سے کام نکالیگی -

کوئی تعجب کی بات نہین

وحشی ڈچون سے سوائے شرارت کے اور کیا امید ہو سکتی ہے - کوئی مہذب گورنمنٹ ہوتی تو فوراً سمجھ جاتی کہ انگریزون سے لڑنا اپنے پاؤن پر کلہاڑی مارنا ہے - جلد فیصلہ ہو جائے تو اچھا ہے مگر یہ کمبخت کاہیکو سمجھنے لگے تھے ان کا حال تو اس بدمعاش کا سا ہے جو پچاسون مرتبہ سزا بھگت چکا ہو پھر اوسے اپنی آبروریزی کا کوئی خیال نہین رہتا ہے - اسیطرح یہ بھی سمجھتے ہین کہ ہم ہر طرح تباہ بھی کردئے گئے تو کیا نقصان ہے جو کچھ مال و دولت تھی وہ تو اس لڑائی کی نذر ہوگئی ہے عزت و آبرو تو اونھین بھٹکنے ہی نہین پائی ہے - اب اگر کسیطرح سے فتح حاصل ہوگئی تو دنیا مین ہماری بہادری کا ڈنکہ بجیگا - اور اگر ہار گئے تو پوچھتا ہی کون ہے - تمام اخبارات ڈچون کی شرارت سے اچھی طرح واقف ہین اگرچہ سب لوگون کو امید ہوگئی تھی کہ اب فتح پاکے ہوش مین آگئے - اور بہت جلد اطاعت کرینگے - لارڈ کچنر اور جنرل بوتھا کی ملاقات کی نسبت یہی رائے ہوتی رہی کہ انکا نتیجہ بہت اچھا ہو جائیگا - لیکن جب یہ خبر آگئی کہ جنرل بوتھا نے برٹش شرائط ماننے سے صاف انکار کردیا تو اب اخبارات لکھتے ہین کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے - انسے اور کیا امید ہوسکتی تھی - لارڈ کچنر کا خیال ہے کہ پھر شرائط صلح شروع کردین شاید یہ لوگ مان جائین - مگر اخبارات اس خیال کے سخت مخالف ہین - کیونکہ وہ جانتے ہین کہ ان کی وحشت تو کبھی دور نہین ہوگی - یہ تو اوسی وقت سیدھے ہونگے جبکہ ملک انسے بالکل صاف پاک کردیا جائیگا - اوسوقت تک بھی شرائط ان کے پیش ہونگے یہ کبھی نمانینگے

معرکہ آرائی

آزاد کا خط ادیب کے نام

ڈیر پنچ! ایک مزیدار تحریر آج اینجانب علیہ الرحمہ پیش نظر کرتے ہین جس مین کاتب صاحب نے مکتوب الیہ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ایک مضمون متعلق تحریر ہذا بنا بر رفاہ عام درج اخبار کرا دین اسکے متعلق بعد کو بوقت فرصت جو کچھ مناسب ہوگا لکھا جائیگا بالفعل تحریر بعینہ نذر ناظرین کیجاتی ہے۔ جو خالی از دلچسپی نہین وھو ھذا

۹ فروری ۱۹۰۱ء مائی ڈیر بابا زنشی! خدا تمہاری نیک طبیعت کو وساوس شیطانی سے ہمیشہ محفوظ و معرا رکھے۔ مینے سیتاپور سے یہان پہنچنے تک جو جو مصائب و نقصانات برداشت کئے اونکا ذکر تحصیل حاصل ہے۔ البتہ مزیدار تکلیف کا ذکر خالی از دلچسپی نہ سمجھکر خامہ فرسائی کرتا ہون خدا خدا کرکے ۱۰ بجے رات کو جا... باغ اسٹیشن پر پہونچا اور کوٹ وغیرہ وغیرہ بدستور تھا ہی۔ پھر اگر مین اپنے تئین جنٹلمین سمجھا تو کیا برا سمجھا اور جب جنٹلمین سمجھا تو کوئی وجہ مانع دخول ویٹنگ روم نہین ہوسکتی تھی۔ المختصر آگے آگے ڈبل چال صاحب اور پیچھے پیچھے قلی ویٹنگ روم کیطرف چلے وحشت و بدحواسی نے اتنا اندھا کر دیا کہ زنانے اور مردانے مین تمیز نہ کرسکا۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جٹ دروازہ پٹ کھول کے قریب الدخول تھا ہی کہ ایک میمصاحب ملباس نورانی (یعنے گون شبخوابی) لیٹے سے اوٹھ بیٹھین اور بنگاہ قہر و غضب مجھے دیکھا اور اپنی زبان مین نہین معلوم کیا اول فول بکا۔ قوت سامعہ سے اوسوقت بالکل بے بہرہ ہو گیا تھا ایک حرف بھی سمجھ مین نہین آیا۔ اون کے بکایک اوٹھنے سے مین سمجھا کہ عنقریب وہ مجھے لپٹ پڑینگی اسلئے سر پر پاؤن رکھکے بے تحاشا بھاگا۔ (بھاگا نہین۔) اس خیال سے کہ قلی کی نظرون مین ذلیل نہ معلوم ہون پھر سر بکف پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا مردانے کمرے کی طرف بڑھا چونکہ دونون کمرے ایک دوسرے کے متصل تھے کسیطرح ادھر رخ کرنے کو جی نہین چاہتا تھا۔ مگر جنٹلمینی کا بھوت جو سر پر سوار تھا اسلئے مجبوراً یہ جرأت خلاف طبیعت کرنی پڑی۔ جیسے ہی اندر داخل ہوا ویسے ہی سرچ پر دانہ گری کیونکہ وہان ایک صاحب بہادر میز پر دراز تھے۔ اگر وہ خواب خرگوش مین نہوتے تو پھر وہین دروازہ کھولتے پر قرار واقعی میری خبر لیتے۔ اولٹے پاؤن وہان سے بھی پلٹا۔ اب جاؤن تو کہان جاؤن۔ شب تیرہ و تار ابر و باد سردی وہ کہ الامان۔ اوڑھنا بچھونا یون ہی واجبی واجبی تھا اور جو تھا وہ سب بھیگا ہوا۔ غرض اوسوقت کی مصیبت کچھ نہ پوچھو جب سردی سے کہین مفر نہ دیکھا تو جا بر کمبل کے پھر مردانے کمرے مین گیا۔ وہان صرف ایک مختصر سی میز تھی جسپر صاحب بہادر استراحت فرماتے تھے کرسی پر بیٹھنا اپنی شان سے ارفع سمجھکر کچھ دیر چٹائی پر بیٹھا کچھ دیر لیٹا۔ نیند مارے خوف اور سردی کے کب آسکتی تھی۔ سب سے زیادہ خیال جو سوہان روح تھا وہ یہ کہ میمصاحب مذکور الصدر کہین صاحب بہادر کے متعلقات سے نہون۔ جو سردی کی تکلیف نہ برداشت کرکے یہان چلی آئین اور میری جان کا ہار ہو جائین۔ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ عمر بھر مین ایسے روح فرسا خیالات کبھی میرے دل مین جاگزین نہوئے ہون گے وہ رات اس کرب و بے چینی مین گذری کہ خدا ہی خوب جانتا ہے۔ علی الصباح جان مین جان آئی۔ ریل پر سوار ہوسکے نہین تو پشکوہ مین بیٹھ کے مضافات کرکے آج ۹ بجے ...... پہونچا۔ یہ بھی خبر نہین کہ کیا اسباب گیا کیا رہا۔ خیریت ہوئی کہ جان بچی لاکھون پائے۔ عہد کر لیا کہ چاہے کیسی ہی ضرورت ناگزیر کیون نہو مگر جنٹلمینیت کی ہرگز نہ لونگا۔ بلکہ جہان تک ممکن ہوگا جنٹلمین کے پاس نہ بیٹھونگا نیز ہیٹ میرا باپ ہیٹ میری ہفتاد پشت ہیٹ۔ اگر نا ہی بھی ملے تو جنٹلمینی اختیار نہ کرون۔ اب جہان تک ممکن ہوگا پیدل اور اگر یہ نہوسکا تو چھکڑے پر اور اگر یہ بھی نملا تو تیسرے درجہ سے نیچے درجہ مین ریل پر سفر کرونگا۔ اور بھٹیاری سرا یا سڑک پر رات بسر کرونگا مگر ہوٹل وغیرہ کا رخ نہ کرونگا۔ یہ تو مین تم سے کہنے کو بھول ہی گیا۔ کہ اس سفر مین دو چار مرتبہ مجھے فوجی گورون کی وجہ سے درجہ چھوڑ دینا پڑا۔ حاصل طول کلامی یہ ہے کہ آپ ایک مضمون بنا بر رفاہ عام اخبار مین مشتہر کرا دیجئے کہ ہندوستانی یعنے نیٹو کو جنٹلمین بننے مین طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا ہوتا ہے۔

راقم

ادیب سیتاپوری

بہار آئی چمن مین گلستن جنگل کے جھاڑ کا

آپ جانتے ہے کہ چنچل طبیعتون اور متوالے دلون کو ہکی شوخیان کبھی انہین نچلا تو بیٹھنے نہین دیتین۔ یہ اور بات ہے کہ غدار زمانہ کی یہ خانیان اونکی طبیعتون مین افسردگی پیدا کرکے اونہین جیتے جی مردہ بنا دین جسطرح آجکل اینجانب علیہ الرحمہ کو افسردہ خاطر کر رکھا ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہمنے مقدمہ بازی کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جو دوسری اپریل ۱۹۰۰ء کے پنچ بہار مین شایع ہو چکا ہے۔ ہم ناظرین سے سفارش کرتے ہین۔ کہ ایک نظر پھر وہ اوس مضمون کو ملاحظہ فرمالین تا کہ آئندہ حالات جو اوس کے متعلق اونکی

خدمتین پیش کئے جاینگے وہ اوسی نچ کے دربان کے بیچون بیچ کے اندر کے بہتر کیا اسطرح آسانی سے داخل ہو جاتین بکہ بدی لگے نہ پہلکری نہ ذخیرہ وغیرہ مساۃ چہوٹی بی سابق مدعا علیہا جنہین عدالت پنچ بہادر سے حکم ہوا تہا وہ بڑے میان سابق مدعی کے آسانیون کیلئے اپنے چہوٹے اور تنگ دروازہ مین اوسکے کشادہ اور بڑے ہوجانیکی غرض سے عام آمد و رفت جاری کردی ایک دنیا کے سئے سیاح کے باتہ مدعی ہین کہ وہ میری محنتون کا نتیجہ ہے اور بڑے میان دعویدار ہین کہ میری جان فشانیون اور عرق ریزیونکا ظہور ہے دیکہین یہ اونٹ کس کل بیٹہتا ہے باہمی صفائیون کے کوئی امید نہین - خیال ہے کہ یہ مقدمہ بہی پنچ بہادر کی عدالت مین پیش ہوگا - اگر ایسا ہوا تو ناظرین کو کم سے کم اتنا لطف ضرور آئیگا جتنا مہوٹ سان سنیدگلی کے ساتہہ اوس کی گرد زمین نچہے ہوئے پلنگون اور میز و سبزہ آتا ہی لہذا امیدوار رہو وہ بلاشبہ - لیکن ہمارے مضمون کے پیٹے تنگ کو دیکہ کے کوئی صاحب یہ نہ خیال فرما لین کہ جہانگڑ سے ہماری مراد بڑے میان سے ہے اور اسلئے ہم بڑے میان کو حقدار سمجہتے ہین ہم اسکے متعلق ابہی کوئی رائے نہین ظاہر کرتے جو کچہ اصلیت ہوگی وہ عدالت مین گذرنیوالے ثبوت سے ظاہر ہوجائیگی اور اگر ہم اپنا قیاس چہوٹی بی کے معاملہ مین داخل کرینگے تو آگر اور کوئی نہین تو عدالت ضرور خیال کریگی کہ انکو کسی سبب سے چہوٹی بی کے پاسند منظور ہے حالانکہ ہم سے جا ہے قسم لے لیجائے کہ ہم آجتک اوس مکان مین گئے بہی نہین البتہ اس معاملہ مین پبلک سے ہمین یہ درخواست کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اب مساۃ چہوٹی بی کو چہوٹی بی نہ کہنا چاہئے بلکہ فراخ النسا یا کشادہ خانم ان کا نام کہنا چاہئے کیونکہ ماشاءاللہ سے اب اس قدر آمد و رفت کیلئے آسانی ہو اور دروازہ بڑا ہوگیا ہے کہ اگر بڑے میان معہ اپنے اون دونون ہمراہیون کے جنہون نے ان کے مقدمہ ان کی طرف سے شہادت دی تہی اگر دخل فی الاسباب معلوم چاہین تو ذرا بہی اونہین دقت نہ ہو اور تینون نہایت آسانی سے اوسمین جا سکین لیکن یہ امر پبلک کی رضامندی پر منحصر ہے کہ وہ ہمارے مجوزہ نامون مین سے کونسا نام پسند کرینگے ہمین تو دونون نام یعنی فراخ النسا اور کشادہ خانم یکسان اور برابر معلوم ہوتے ہین اور آیندہ سے ہم چہوٹی بی کو انہین دونون نامون مین سے کسی ایک نام کے ساتہہ منسوب کرینگے

جسپر استعارہ آئیگا غرضکہ اس جہانگڑ کے لفظ سے ہماری مراد بڑے میان نہین ہین اور نہ یہ مصرعہ ہے ہمارا ہے بلکہ خواجہ بشیر دام حقائقہ کی غزل کے مطلع کا یہ نکا مصرع ہے جن کی اور بہی غزلین اکثر ہم نذر ناظرین کرچکے ہین اور اسوقت بہی یہی غزل درج مضمون ہذا کئے دیتے ہین - امیدوار -

غزل منکلام خواجہ بشیر بشیر

بنا اون اے جنون کیا حال مین اوس بیر کہا نگڑ کا
بہار آئی چمن مین گلشن جنگل کے جہانگڑ کا
بہلا کیا نغمہ سنجی مین عنادل سے سمجہنے بخشین گے
کیا ہے غرغرہ ست تک ستہوت کی جرڑ کا
بہی جی بہیجوا اب آج وہ بازار حسین بولا
اوڑے ہاتہہ کے طوطے مٹ گیا بس نام لبیرڑ کا
شکار اوس چڑیا والے نے جو مٹی مین کبہی کہیلا
مثال طائر ذبح دل پہرون سامہر کا
کسیکا پہٹ گیا سر اور کسیکا چیٹ بہی پہوٹا
ہزارون چہوٹیان گلین جو گہوڑا یار کا ہہڑ کا
یہان آیا تہا دم بہر کو وہ دم دیکر جو گہر پہونچا
تصور مین پہر اوس بت کے لگا یارات بہر کا
اگہوری جان کر میخانہ سے مجہکو نکالا ہے
پیالہ چل کے پیتا ہون کسی مرگہٹ پہ اوگہڑ کا
بشیر خستہ جان کے دلپہ کیا سے گذرتے ہین
بہیرہان جانی مین سمجہا ہے شاید آج بہکڑ کا

ملا - - - - - - - لم

دہی بزل گو

لم - - - - - - - لم

نا شاد

شکریہ

ہم سب متعینان جہاز مادری بارادہ سفر حجاز اپنی اپنے دیار و امصار سے بتواریخ مختلف روانہ ہوکر بحکم گورنمنٹ انگلشیہ قرنطینہ حجاج ضلع ہنگاپور مین دس دن کے لئے داخل ہوئے لیکن بانتظار پہونچنے قافلہ حجاج حیدرآباد دکن کے دیگر امصار و دیار کو دس سے زیادہ قیام ٹہرا پور مین کرنیکا ہوا - روانگی سے چند روز پیشتر جناب مولوی ... صاحب موصوف بنظر ہمدردی و رفع تکلیف مایحتاج مسافران حجاج قرنطینہ مذکور مین تشریف لائے اور نہایت مہربانی و خلق مجسم سے سب مسافران حجاج سے مایحتاج کے لئے دریافت فرماکر دو اون سے تخمینی قیمت لیکر کوئی سگے اور اپنے کارکنان کے اہتمام سے ہر متنفس نے جو جو چیزین خوردنی و نوشیدنی و پوشیدنی وغیرہ منگائی تہی سب کی سب عمدہ بہ کفایت خرید واکر مسافران حجاز کے جہاز مین پہونچنے سے ایکدن پہلے جہاز مین پہونچا دین - سچ تو یہ ہے کہ صرف ایک دو روز کے عرصہ کے اندر ایک جماعت کثیر کی فرمایش کو اون کی مرضی کے موافق مہیا کردینا اونہین کا کام اور حوصلہ تہا مسافران حجاز ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۸ء آٹہہ بجے صبح کے ریل پر سے اوترکے جہاز مین داخل ہونے شروع ہوئے وہ وقت

سخت جیقلش اور ہجوم کا تھا اور اوسی قلیل وقت کے اندر پاسپورٹ اور ٹکٹ صحت اور ٹکٹ کرایہ جہاز تقسیم ہونا شروع ہوا اور بہت سی کام میں گذر گئے ۔ اور حاجی محمد مولود ... صاحب بھی از راہ ہمدردی اسپہ ... ہو کر ہر ایک متنفس کو کاغذات مذکورہ بڑے حزم و ہوشیاری سے دلاتے رہے اون کے اسلامی ہمدردی نے اتنی فرصت نہ دیا کہ جو اسباب لوگوں کے جہاز میں آیا تھا وہ بذات خود ہو کر اپنے روبرو تقسیم کرانے ۔ اتنے میں خبر گئی کہ آج ہی تین بجے دن کے وقت جہاز روانہ ہو جاوے گا ۔ وہ وقت سخت اضطراب اور بیقراری اور پریشانی مردمان حجاز کا ایسا تھا کہ تحریر اور بیان سے باہر ہے اسیوقت سب نے اور خصوص مردمان قافلہ حیدرآباد نے کہ جنکا سامان کثیر زیادہ قیمت کا تھا اونہوں نے ہر طرف سے سخت شور و غل مچانا شروع کیا کہ ہماری جو چیزیں آئی ہیں وہ ہم کو فوراً جہاز کے چھوٹنے سے پہلے ملجاویں ہر چند کارکنان حاجی صاحب موصوف نے نہایت سرگرمی سے ہر ایک کو اون کی اشیائے مطلوبہ دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا لیکن وقت کی تنگی اور جہاز کی روانگی کا وقت پہونچنے کیوجہ سے عاجز آگئے اور ادہر سے جلدی روانگی جہاز ہوگئی اور لنگر اوٹھایا گیا اوسوقت سب کے حواس اوڑ گئے ۔ کچھ تو حواس باختہ جہاز کے بیٹھنے سے ہو گئے تہے اور کچھ اسباب مطلوبہ کے نہ ملنے سے سخت پریشان اور حیرانی میں پڑ گئے تہے لیکن پھر بھی حاجی صاحب موصوف نے اپنے اخلاق حمیدہ اور ایمانداری اور حفظ مراتب کو قایم رکہہ کر وہ خاص رجسٹر اور یادداشت کی کتاب جسمیں ہر ایک سر گروہ کے نام اشیائے مطلوبہ معہ اوس کی قیمت لکھی تھی مولوی محمد سلاخ صاحب قافلہ سالار حجاج علاقہ حضور نظام حیدرآباد کو دیکر کہا کہ سب چیزیں اس رجسٹر میں مندرج ہیں اس کے موافق آپ ہر ایک کو پہونچا دیجیو اوسوقت لوگوں کے خیال نسبت حاجی صاحب موصوف طرح طرح کے ہو گئے کوئی کہتا تہا کہ ہم پہلے ہی کہتے تہے کیوں روپیہ اسباب منگانے کو دیا تھا وہ چلا گیا نواب کیا ہو گئے اور کوئی سر پر ہاتھ رکھکر رو رہا تھا کہ ہائے افسوس ہم نے روپیہ دیا اور آنا مال فوت لا یموت سے بھی محتاج اور لاعلاج ہو گئے ۔ اور عجب حالت طاری تھی مگر خدا قافلہ سالار صاحب کا بھلا کرے کہ اونہوں نے ہر متنفس کے اشیائے مطلوبہ کو بر وفق رجسٹر دلانے میں کوئی دقیقہ کوشش کا باقی نہ رکہا اور اون کی سعی بلیغ سے کل اشیائے مطلوبہ ہر ایک کو پہونچ گئی بلکہ جو قیمت دی تھی اس سے زیادہ لوگوں کو ملگئی جسکی شاید قیمت واجب الادا ہے گویا قافلہ سالار صاحب لوگوں کی قسمت سے نعم البدل حاجی صاحب موصوف ہو گئے مگر ہم سب بجنسہ حاجی صاحب کی ایمانداری اور اسلامی ہمدردی کے تہ دل سے مشکور ہر گز نیست بدعا ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اون کو جزائے خیر دیوے اور بہبودی دارین عطا فرماوے آمین یا رب العالمین لیکن جو رنج و غم حاجی صاحب کو وقت روانگی جہاز اپنے کارکنان جہاز کے بیجزتی سے ہوا ہوگا اوس کے ایک شمہ کی بھی ہم لوگوں سے تلافی نہیں ہو سکتی اس لئے ہم سب مسافران حجاج سیٹھ صاحب سے خواستگار معافی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے حاجی صاحب موصوف کو جزائے خیر دیوے اور ہم امید کرتے ہیں کہ حاجی صاحب موصوف ہم لوگوں کی بے اعتدالی پر دور خیال نفرما کر آئندہ بھی اسی طرح اپنے حوصلہ اور ہمدردی اسلامی کو مد نظر رکہکر انجاح مرام مسافران حجاج میں سعی بلیغ مبذول رکھیں گے ۔ تحریر بتاریخ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۰۱ء (مقام عدن)

مری آنکھی بہری محفلین ہوگی
زباں پر آئیگی جو دلمین ہوگی ۔

بہتا تیلی دلوں کی بیقراری اور اضطرابی بھی غضب کی ہوتی ہے ۔ جہاں کہیں کسی قتالہ عالم کی ذرا سی جھلکی نظر آگئی ۔ تو گویا ہی آپ بیخبر خواب بچوں کی طرح مچل گئے ہزار روکئے دیکہ مچا ہے ۔ مگر زہے یہ ذات شریف بے پامال ہوئے کب ٹلنے والے ہیں ۔ اور وہ ظالم وہاں اون کے گرنے کی چیٹ پردہ کی اوٹ ۔ بجز ب غضب ہوا ہائے ! ساری تمنائیں اور آرزوئیں خاک میں ملگئیں ۔ مرغ بسمل کی طرح تڑپ رہے ہیں ماہی بے آب کی طرح لوٹ رہے ہیں مگر آپ جانیں کیا ممکن کہ کوئی ستم کیش جفا شعار اللہ میاں سے ڈر کر بہی بر سر رحم ہو ۔ سچ ہے ۔ کسی تیغ جفا چرخ سے امید ہنسنے کی ؛ اگر ہووے تو ہاں شاید وہاں زخم خندان ہو ۔ اس جفا کار فلک دوار کے ہتھکنڈوں سے بجز کون ایسا خوش نصیب اور فرخندہ فال ہے جو چین سے بسر کرتا ہو نہیں ۔ کوئی نہیں ۔ لیجئے ان حضرت کی ہوا کچھ اب بہیا پیچ کو بہی لگ رہی ہے ۔ (کیوں نہ عمر آخر ادہی کے ٹل رہے ہیں نا) ہم تو بھی نہیں کہ بے اعتنائی کی بے مروتی طوطا چشمی ۔ خلاق عالم

نے حسینان جہان مین کوٹ کوٹ کر بہر دی ہے مگر نہین اب معلوم ہوا کہ انہین کا کچھ حصہ حضور کے دہڑ شریف مین بہی گہبیڑ دیا گیا ہے - ہم تو بہان خیال یار سے دل بہلا نے ہوئے آپ کے انتظار مین گوش بر آواز ہین - کہ اب چاپ سنائی دیتی ہے - اب چاپ سنائی دیتی ہے - مگر ترا آپکا تو آپ کا آنا ہی کیے شوخ و سنگ وعدہ فراموش کے آنے سے بہلا کیا کم ہے - کل کے کے قیامت ہوگی مگر آپ نہ آئے پر نہ آئے -

اگر یاران طریقت نے حرف الم کو قلم خوش نگاری سے نہ ملیا میٹ کیا تو آپ کیون ان کے ہم پہلو ہونے پر تلے ہین - خیر حضرت شیدا نرگسی چنچل کی کالی کالی زلفون اور گورے گورے گالون اور ابہرے ابہرے جوبنو پر لوٹ ہونے کے سبب معذور ہین اور اینجانب کا بہی یہی عذر ہے مگر حضرت کلہ شکن رونق دہلوی اور جناب آسمانی مخبر بلبل دہلوی کو کیا ہو گیا ہے کہ منہ مین گنگہنیان لئے گہنی ساد ہے گم صم ہو رہے ہین - اے حضرت اب زبان بے اعتنا ئیونکو کام نفرمائیگا - ناظرین پنچ کی تمناؤن اور آرزؤن کا بہت خون ہوا اور ہو رہا ہے دیکہئیے مولانا پنچ نے تو آتش شحنہ مرزک نام - کے مضمون سے کچھ آنسو پونچہے ہین اور اسیطرح آیندہ بہی چہیلے دلون کو اپنے مضمون کی دلفریبیون سے دہارس دیتے رہین گے - بی نزاکت کی نازک نازک دلفریب ہاتہون کے لکہی ہوئے مضمون کو گو طبیعت تو بہت چاہتی ہے مگر چونکہ انہین مجبوریہ شفاعت کی الٹی سیدہی پٹی نے نازو انداز کروانے پر مجبور کر دیا ہے اس لئے خود بدولت بہی آسن جمانے چشم پوشی کرکے حضرت مولانا راسخ کی جانب رجوع فرماتے ہین -

کیون قبلہ آپنے تو ایسی چپکی ساد ہ لی ہے کہ قیامت کو بہی نہ دم لیجئیگا - واللہ ہے جتنا پڑا یا دہلی پنچ کے بعد آپ کے مضمونون سے آنکہین ترس گئی ہین جیسے کوئی ہجران نصیب دلفگار دیدار جانان سے ترس گیا ہو - ہان خوب یاد آیا حضرت آفتاب ظرافت کو تو ملاحظہ فرمائیے کہ جامع التواریس کے بعد آپ ایسے غائب غلہ ہوئے ہین جیسے گدہے کے سر سے سینگ

کیون حضرت یہ دیا الزام غیرون کو قصور اپنا نکل آیا اور ہان جناب افقی صاحب کن گہری نیندون اینڈ رہے ہین کہ ایک مدت سے کرروٹ تک نہ لی اور بہیا شرر بہکارلٹ گوایا تم کہان اور کس کونے مین دبکے بیٹہی ہو - تمہارے لئے تو یہ اچہا خاصا میدان ہے اور کہان ہین ہمارے گرم مغز شہسوار سوکر سخن اجی قبلہ ارشاد - حضرات آپنے کیون اشہب طبیعت کی جولانی سے کنارہ کرکے گوشہ نشینی اختیار کی - بہلا اس رزمگاہ سے بہی جی چرا کر آپ کو کوئی میدان ہاتہ آسکتا ہے -

باقی آیندہ

چہپی ہر خم مین کیون ساقی کہانکی پڑنے والی ہر
یہ دختر رز ہماری سو دفعہ کی دیکہی بہالی ہر

حضرت موصوف بالطہار جا نشیر بے بنام نہین نہین - مولانا فتنہ مدظلہ العالی -

مردم شماری در مفت کا کام

شمار کنندون کے رفیق مولانا بچہا د رصاحب مشفق شفیق دام اللہ شفقتہ تسلیمات کے پلڈل کو اس سال خدمت نہین کرتا بلکہ خالی خولی دہما چوکڑی مچا کر حضور کے آگے اور پیچہے عرض پرواز ہون - مولانا پنچ معلوم نہین اللہ جلشانہ نے ہندیون کے خمیر کس سیاہ مٹی سے بنائے ہے - جس سے ان کمبختون کو ہمیشہ سیاہ دن انکے نصیب ہوتے ہین - اس سے تو بہتر یہی تہا کہ یہ شکم مادر ہی مین نیست و نابود ہو جاتے یا تولد ہوتے ہی عدم آباد مین جاکر بسیرا لیتے تا کہ آئے دن کے درد انگریز مصیبت اور قیامت خیز قباحت سے تو محفوظ رہتے - کیون بہیا کیون ؟ تم ہمارے کالے کلوٹے ہندی بہائیون کو کیون کوستے ڈراتے ہو - کہین حضور ولاتی تو نہین ہین کہ ان مفلسون نے حضور کا جامہ نہ تو پر پائجامہ اوتار لیا ہے اور حضور نے ان پر دست شفقت پہیر کے پولس علیہ الجنکہار کے سپرد کر دیا ہے اور اون حضرت نے خوب تکا بوٹی کرکے بچارون کی میانی تک ہا پائجامے بہی اوتار لیا ہے اور اب حضور کو اون برہنگی پر ترس آتا ہے اور اونکی بے عنوانیون کے بدلے حضور ہمدردی اور رحم دلی کا اظہار اس پردہ مین فرما رہے ہین کہ کاش یہ بچارے پیدا ہوتے ہی ناپید ہو جاتے تو اور وہ برے دن انکو دیکہائی تو کیا معنی سنائی بہی نہ پڑتے اجی تو بہ کیجئے ولایت کے پی سے بہی ہندسے کو نسبت نہین ہے بندہ درگاہ بہی تو خاص الخاص ہندوستان جنگل نشان کے رہنے والون مین ہین - کہان ہمارا ہندوستان جنگل نشان اور کہان ولایت قسمت مآب چہ نسبت خاک را با عالم پاک کجا ذرہ کجا آفتاب کہان زمین کہان آسمان کہان جنگل کہان قسمت مآب فیضیاب ہم ہندی ہمارا

باپ ہندوستانی ہمارا دادا ہندوستان والا ہمارا پردادا ہندوستان کا باشندہ ہم اپنے قسمت کی برائی کرم کے بجین مقدر کی تحریر بہاگ کی لکیر کو دیکھتے ہین تو ہم کو کبہی اور کسیوقت خوشی نصیب ہوتی ہی نہین لکہی ہے۔ گذشتہ ۱۸۹۶ء مین ہمارے جان کے خواہان معلوم نہین کتنے موجود تہی۔ طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک قحط غرضکہ ہر اقسام کے اسباب رنج و غم ہمارے سامنے موجود تہے اور ہنوز موجود ہین ابہی تو ہم سب بدبختون نے اونہین سبہون کے دفعہ کیلئے جل تو جلال تو کا وظیفہ یاد کیا تہا۔ اور ہنوز یہ مذکورہ بالا جملہ حضرات ہمارے شہر اور ملک کے مختلف سمتون اور مقامون مین اپنا ڈیرا ڈنڈا اور بوریہ بند ہنا نہین سنبہالنے پائے موجود ہی تہے کہ پیر فلک نے مین کر بیچ مین غلہ رسیدہ کر دیا جس سے ہمارا بازو ہمارا سر ہماری کمر ہمت یکبارگی ٹوٹ گئی۔ یعنی حضور ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا کی خبر مرگ نے تو ہم کو بالکل زندہ درگور کر دیا۔ خیر ہم نے یہ سمجہا تہا کہ جہان مردے پر ہزار من مٹی وہان دو سو من اور سہی۔ جہان ہم کو طرح طرح کے اندوہ و ملال سے کام پڑا ہے وہان یہ ایک غم بوجہ مجبوری و ناچاری یہ بہی سہی کیونکہ خدا کی قدرت اور مشیت مین کسی انسان کا کچہ دخل نہین ہے۔ بہرحال ہم کو یہ کوہ الم اٹہانا ہی چاہئے۔ مگر ہائے ہائے پیارے مادر مشفقہ تمہاری رحم دلی منصف مزاجی عالی حوصلگی۔ رعایا پروری کے اصول سلطنت کا جب ہم یاد کرتے ہین تو کلیجہ دہک سے رہجاتا ہی بیر ہستے آنسو کا تار بندہ جاتا ہے افسوس صد افسوس۔ ہماری تمام حسرتین دل کی دل ہی مین وجہ غا لبًا اس سال کی مردم شماری بعد نکل جاتین) دفن ہو گئین۔ ہائے ہم نے خیال کیا تہا کہ ہندوستان کے قانون کے مطابق مردم شماری کے کام کیلئے جس قدر شمار کرنے والے مطلوب ہوتے ہین۔ اور جن کی تعداد یقینا لاکہون تک تمام ملک مین پہونچ جاتی ہے مفت کام کرنے پر مجبور کئے جاتے ہین۔ بجالیکہ یورپ اور امریکہ کے ملکون مین یہ دستور نہین ہے انگلستان مین شمار کنندون کو جتنا کام کرین روزینہ کی اجرت دیجاتی ہے۔ اور ہرچند کہ اجرت بہی معقول ہوتی ہے تاہم معلوم ہوتا ہے کہ کام کو آدمی اتنے نہین ملتے جن سے کام پورا ہو سکیے اس لئے امسال عورتون کو بہی کام کرنے کی اجازت دیگئی۔ مگر ہندوستان مین جہان شمار کنندونکو مفت کام کرنا پڑتا ہے اگر وہ کسی وجہ سے تعمیل حکم نہ کر سکین تو اون کو سزا دیجاتی ہے جو اگر خیال کیا جائے تو بیگار سے بہی بدتر بات ہے۔ بیگار کو کم از کم دو ایک آنہ اجرت مل ہی جاتی ہے۔ خدا نے چاہا تو ہماری مادر مشفقہ دام اقبالہا انگلستان کے سی رواج نسبت مردم شماری ہندوستان مین کر دینگے۔ مگر ہائے ہائے اوس مجسم فیاض اور رحمدل کا سایہ ہم کمبختون کے سرون سے یکلخت ایک ساعت بدم مین اوٹہہ گیا جس سے ہم کو ہر چند بلکہ سہ چند رنج ہوا ہم تو کسی دن سیپہار جلتے۔ مگر جیا زندگی ہے بچتے ہین مگر خیر جی خداوند پاک اوس مجسم صفت مرحومہ کو بہشت نصیب کرے اور سلامت رکہے ہمارے عالیجناب فیضمآب حضور فیض گنجور شاہ ایڈورڈ ہفتم کو اور اقبال غلامی کرے حضور کی۔ ہمارے خیال کو حضور ضرور پورا کر دینگے اگر اس سال کی مردم شماری مین ممکن نہین ہے تو سنہ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری مین گورنمنٹ علالیہ اس شکایت کو رفع کر دیگی اسواسطے کہ رعایا تمام کے برابر ہے خواہ وہ سفید چمڑی کی ہو یا سیاہ چمڑے کی۔

مشاعرہ رسال کی لذت اوٹہائیگا پہر کیا
گدا کو رے گا نہ منہ تو پائیگا پہر کیا

جدید۔ آفتاب

ہم تبرک وہم زینت

مکہ شریف۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس کربلا کی معلی کے نقشے ہم نے اعلی درجہ کے رنگین خوبصورت منگائے ہین۔ جو کہپنے جڑوا کے اون مکانون مین لگایا جاوے تو آرایش مکان اور اوس کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے وہ نقشے اس طرح کے بنے ہوئے ہین کہ اگر ذرا بہی نگاہ جما کر دیکہو تو بے تکلف اصلی نقشہ آنکہون کے سامنے آجاتا ہے۔ نقشے چونکہ چہوٹائی بڑائی مین مختلف ہین۔ اور اون کے کام کی عمدگی مین کم و بیشی ہے اس لئے قیمتین بہی مختلف ہین۔

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچہ	طول انچہ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۱½	عہ
۲	مدینہ منورہ	//	//	//	عہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین و کچہے	۱۵	۱۹½	۱۲/
۴	مدینہ منورہ	//	//	//	۱۲/
۵	مکہ معظمہ	رنگین و کچہے	۱۲	۱۶	۱۰/
۶	مدینہ منورہ	//	//	//	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹½	۱۰/
۸	[illegible]	//	//	۳۰	عہ

اسلامی دنیا

ایک فرنچ اخبار لکھتا ہے کہ ۱۵ وین صدی مین ترکون کی بحری طاقت نہایت زبردست تہی جس سے وہ اس قابل تھے کہ اٹلی اور اسپین افریقہ اور بحیرہ روم کے ساحلی ملکون کو قابو مین رکھ سکتے تہے اسیطرح سلطان حال کی اب بہی یہی خواہش ہے کہ ترکون کی قوم کا موجودہ صیغہ بحری ویسی ہی نمایان رفعت اور شوکت حاصل کرے۔

اور فرانسیسی مقبوضات الجزائر کی حد بندی سے متعلق فرانس اور سلطان مراکو کے مابین جھگڑا اور بکھیڑا ہوا تہا مگر جب فرانس نے کہا کہ سلطان اس کے مطالبات کو کسی حوالی منظور ہی نہین کرتا تو لاچار اس نے اپنے دعاوی سے ہاتھ اوٹھایا ۔ اور اس معاملہ مین سلطان پر مزید زور دینے سے باز رہا۔

شیخ سنوسی کی نسبت لوگ ابتک یہی سمجھے ہوئے تہے کہ وہ سلطان المعظم کا طرفدار ہے مگر القویٰد کو حال مین پتہ لگا ہے کہ نہین بلکہ وہ سلطان کا مخالف ہے اور عساکر عثمانیہ کیطرف سے لوگون کو بدگمان کرتا ہے ۔ ہنوز یہ حال نہین کہلا کہ اصل وجہ اس اختلاف کی کیا ہے ۔ اور اوسکا منشا ردی کیا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا تکیہ جو بالکل خراب اور بے مرمت پڑا ہوا تہا ۔ حال مین انتظام الملک کے حکم سے اس کی تجدید ہو رہی ہے ۔

۱۰ جنوری تک ۱۳ ہزار عازمان حج براہ جدہ مکہ معظمہ مین پہونچ چکے تہے ۔ (المعلومات)

امریکا مین مسلمانون کا شمارہ ۵۰ ہزار بیان کیا جاتا ہے۔

جاسوسونکی رپورٹین

کرنل ڈوپلایل اور کرنل کوربیخ کی فوجون اور جنرل ڈی کرنگو کی فوج کے درمیان مارکسٹاڈ کے قریب کئی مقابلے ہوئے ۔ ڈچون کا بہت سخت جانی و مالی نقصان ہوا اور اونہین بہاگنا پڑا ۔ برٹش فوج کے ۱۰ آدمی کام آئے ۔ کرنگو کے تمام سپاہی اچھے گھوڑون پر سوار تہے اور برٹش بندوقون سے مسلح تہے ۔

جنرل بوتہا کے تصفیہ پر افسوس کرنے ہوئے اخبارات لکھتے ہین کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے اور لارڈ کچنر کا جو خیال ہے کہ ازسر نو صلح کے پیغامات جاری کئے جائین تو اخبار اس کے مخالف ہین۔

تسمینیا اور فیری آج جرالٹر پہنچا ہز ہائینس ڈیوک آف کارنوال اور ڈچز صاحبہ بہت اچھی صحت مین ہین اور جب کنارے پر فروکش ہوئے سڑکون مین سرنگین اور سپاہیون نے بہت جوش و خروش ظاہر کیا ۔ سر جارج وائٹ نے ڈیوک موصوف سے ایک ایڈریس کے جواب مین بیان کیا کہ شاہ ایڈورڈ نے جو بڑا کام میرے سپرد کیا ہے اوس کی انجام دہی مین گویا مین اپنی پیاری ملکہ متوفیہ کے خواہشون کو پورا کرون گا۔

لارڈ کچنر پریٹوریا سے تار دیتے ہین کہ کمانڈنٹ بوتہا بہائی پی بوتہا مقام ڈوردن برگ پر مارا گیا اور اوس کے دو رفیق مجروح ہو گئے ۔ آرینج کالونی کے ڈچون کی جماعت منتشر ہو گئی جنرل ڈیویٹ مقام سیلبورن پر پہونچ گیا ہے

پریٹوریا مین سخت انتظام کی گئی ہے کیونکہ وہان پلیگ پھیلنے پایا ہے ۔

۔۔۔۔ وکنڈوا کے مہدی نے انتقال کیا کہا جاتا ہے کہ اسلامی پیشواؤن نے اسے جہوٹا مدعی قرار دیا اس لئے اوس نے اعلان دیا کہ مین اب دنیا مین رہنا نہین چاہتا ۔ یہ کہکر وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گیا اور وہان فوراً اوس کے سطح پرواز کر گئی ۔ غالباً زہر کا اثر تہا۔

پیکین کی خبرین مظہر ہین کہ اس مین کوئی شک نہین کہ برٹش بحری فوج کے ٹینٹس میں بر وقت پہنچ جانے سے ایک بہت بڑا فساد ہونے ہو سے رہ گیا ۔ بحری فوج مدراس پایونیرز کی جگہ پر مقرر ہو گئی ۔ مدراس پایونیرز کو کئی روز تک خارجی طاقتون کے سپاہیون نے جنہین اکثر فرنچ تہے گھیر رکہا تہا اور سپاہیون کو گالیان دیکر مزدور کہتے تہے۔

۲۳ ہزار پناہ گزین اور ۳۰ ہزار مویشی بلیو مفونٹین لائے گئے ۔

امریکا نے رائے دی ہے کہ چین سے ۴۰ کرور ڈالر مصارف جنگ کی معاوضہ مین لیا جائے ۔ اور اس کے ۸ حصے کئے جائین۔

جزائر فلپائن کے باغیون کے جنرل نے مقام یانے پر اتباع قبول کی۔

جنرل سر بنڈن بلڈ پیٹوریا پہنچ جنرل ایلیٹ آرینج کالونی کے شمالی حصہ کی فوج کی کمانڈ پر مقرر ہو گئے ۔ اور اون کا ہیڈ کوارٹر مقام کرونسٹاڈ پر ہوگا ۔

بحری مصارف کے اندازہ سے متعلق اثنا بحث مین چند ممبران پارلیمنٹ نے رائے دی کہ نو آبادیوں سے بہی ان مصارف کا حصہ لینا چاہئے۔

کی ضیافت بے معہ

علی گڈھ کالج سے امتحان ایف اے میں کل ۱۵ پاس ہوئے سب سے اول نکلا اس کا نام اپی سی چکرادرتی ہے۔

مہاراجہ بلرامپور نے مسند نشینی کی خوشی میں ۵۰ ہزار کی خیرات فرمائی اس کی تقسیم لاٹ صاحب پر چھوڑی۔

اتوار گذشتہ کو مہابلیشور کی ڈاک متصل پونا لٹ گئی جمعدار پولس مجروح ہوا تحقیقات جاری ہے۔

کراچی مین قلعہ ساحل سندرہ کے باہر ۱۲ ار تاریخ کو ۳ بجے علی الصباح گولچی فوج نے ایک فقیر کو نشانہ سے [illegible] یا فقیر نہ بتا سکا تھا سپاہی نے للکارا سبب جواب نہ پایا تو بندوق سے کی فقیر مر گیا۔

منشی عبدالغنی ڈپٹی انسپکٹر پولیس ضلع جہلم کو تین سال قید کی سزا ہوئی کہ ایک ملزم سے جبراً اقبال کرایا۔ اسکے متعلق نمبردار موضع مانگی کو ۲ سال قید ہوئی اور ایک کانسٹبل کو علاوہ جرمانہ کے ایک سال قید ہوئی۔

امرتسر میں ایک ہرکارہ ڈاک خطوط سے ٹکٹ اوتار کر ان کو تلف کر دیتا تھا۔ معلوم ہونے پر ہرکارہ نے خودکشی کر لی۔ عمر ۲۰ سال تھی۔

کشن گڈھ (دربار راجپوتانہ) نے پچاس ہزار بھیجا۔ اگر ایک لاکھ قرار دیں تو اب تک ۲۳ لاکھ آ چکا ہے۔

نظام گورنمنٹ کے وکٹوریہ وظائف کا چندہ دو لاکھ ۶۰ ہزار تک پہنچ۔ سوم پر روز موصول ہوتی ہیں۔

مہم چین کی ہندی فوج پر آخر مارچ تک جو خرچ اوٹھایا گیا اوس کی مجموعی تعداد ۲ کروڑ ۹۹ لاکھ ۱۰ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ فوج مذکور کا مستقل خرچ ۷ لاکھ ۵ ہزار ماہوار ہے یہ سب اخراجات لندن کے سر ہیں۔

مہاراجہ بیکانیر نے کلکتہ کے متعلق بیکانیر کو لکھا کہ ملکہ قیصرہ کے چندہ مین دل کھول کر دین۔

مہارانا اودیپور نے پانچ ہزار چندہ کو دین دیا مہارانی صاحب نے بھی پانچ ہزار بھیجا۔ حاجی محمد یوسف نے ۲ ہزار ارسال کیا۔

ہندوستان کی کل آبادی بروئے مردم شماری کے ۲۹ کروڑ ۴۵ لاکھ پائی گئی بجائے ۲۸ کروڑ ۷ لاکھ کے برٹش قلمرو کی آبادی ۲۳ کروڑ ۱۰ لاکھ دیسی ریاستوں کی ۶ کروڑ ۳۰ لاکھ۔ طاعون اور قحط نے ترقی روک دی عرصہ دس سال مین برٹش قلمرو مین ایک کروڑ اضافہ ہوا۔ دیسی ریاستوں کی آبادی مین ۳۰ لاکھ کی تخفیف رہی۔

دہلی مین میونسپلٹی نے ترقی آمدنی کے لئے ٹیکس بیسہ جاری کیا۔ اور لفٹنٹ گورنری سے اس کی منظوری آ گئی ہے۔

صاحب امیر کابل نے مدراس کی یورپین کوٹھی جمبر بان سے ایک صاحب کو طلب فرمایا ہے۔

ہزاری باغ مین ایک گاؤن مین جھگڑا ہونے سے ایک دیسی مر گیا ایک قریب المرگ ہے۔ ایک یورپین بھی مجروح ہوا۔

حیدرآباد دکن مین خوشی کے جلسے کے بیچ مسکو جبنہ صاحب ملدو بندوق سے [illegible] لگی

پٹنہ کے تمام قانونی پیشہ نے عرضی دی کہ بوجہ طاعون عدالتین ایک ماہ بند رہین مگر گورنمنٹ نے نہ مانا۔

مسٹر ڈبلیو سمپار چنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور مچھلی پکڑ رہے ہوئے شدت تمازت آفتاب سے فوت ہو گئے۔

قطعہ تاریخ

انتقال پر ملال نامی سخنوران اہل زبان افسر مرثیہ گویان زمان وحید العصر میر خورشید علی صاحب نفیس یادگار وخلف مشہور معروف جناب مرحوم میر انیس۔ از فکر

حسرتا شد سوے عدم اکنون
آن وحید زمانہ میر نفیس
بہر تاریخ رحلتش عنادر
گفت۔ رفتہ نفیس چشم انیس

۱۳۱۸ ہجری

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعونی	اموات کل امراض
۱۷ مارچ	۱۹۷	۱۶۹	۳۷۳
۱۸ ر ر	۱۸۲	۱۶۹	۳۴۳
۱۹ ر ر	۱۹۷	۱۵۳	۳۱۸
۲۰ ر ر	۱۴۰	۱۵۲	۳۱۶
۲۱ ر ر	۲۱۰	۱۴۷	۲۹۶
۲۲ ر ر	۲۰۹	۱۱۴	۲۶۹
۲۳ ر ر	۱۴۱	۱۴۰	۲۹۵

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالمجید فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا